کس کی آزادی؟

نوکر کو ہر کوئی کھلاتا ہے، یہ دنیا کا دستور ہے، مگر وہ نہیں جو مالک خود کھائے یا جو نوکر طلب کرے۔ پیٹ بھر کر دیا جائے یا کم، یہ بھی انہی کا اختیار تھا۔ ہمیں کیا مزدوری کرنی تھی؟ اپنے سب وسائل اب ہمیں اپنے ہی ہاتھ سے کھود کھود کر اور فصلیں اُگا اُگا کر ان کے خزانے بھرنے تھے۔ ٹیکسوں سے گلے بھر بھر کر ان کو دینے تھے۔ ہم پر خود ہماری ہی نسل کے کچھ فرض شناس 'ٹیکس کلکٹر' تعینات کر دیے گئے۔ کچھ دیر ہمیں اور ان کو اپنی نگرانی میں تربیت دے لینے کے بعد وہ ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔ 'ٹیکس کلکٹر' رہ گئے۔ اپنی نوکری وہی رہی۔ تنخواہ اس سے بھی کم ہوگئی۔ کہا گیا کہ یہ آزادی کا مول ہے۔ کس کی آزادی؟ ہمارے 'ٹیکس کلکٹروں' کی! ان کی خوب چاندی بنی۔ آزادی 'انسان' کی بنیادی ضرورت ہوا کرتی ہے، سو سال تک وہ یہ بات ولایت میں پڑھ پڑھ کر آتے رہے تھے۔ ہندوستان میں کچھ عشروں کی محنت کر کے بالآخر ان ('ٹیکس کلکٹروں') نے ہمیں اس بات پر تیار کر لیا کہ ہم انہیں انگریزوں سے 'آزادی' دلا دیں۔ ہماری سب امیدیں اپنے ان ولایت پڑھوں سے ہی وابستہ تھیں۔ ہم نے آج تک ان کے کون سے ناز نہیں اٹھائے۔ ہم نے ان سے یہ تک نہ پوچھا کہ اس منصوبے پر ہماری کیا لاگت آئے گی۔ ہم نے ان کو آزادی لے دی۔ ہماری اگلی پچھلی پونجی ملا کر بھی اس کے لیے ناکافی نکلی۔ مگر یہ کوئی واپس کرنے کی چیز تھوڑی ہے۔ ہم نے اپنے ہر دلعزیز لیڈروں کی، جنہیں ہم کندھوں پر اٹھا اٹھا کر ایوان اقتدار میں پہنچاتے رہے، اس 'بنیادی انسانی ضرورت' کو پورا کرنے کے لئے قرضے اٹھائے۔ ہماری خوش قسمتی، قرضے بخوشی دے دیے گئے۔ وہ اب ہم 'آسان' قسطوں پر اپنی تنخواہ میں کٹاتے ہیں۔ ضرورت پڑے تو اور قرضے لے لیتے ہیں۔ ہم ایک خوددار قوم، روکھی سوکھی کھا کر گزارہ کر لیا مگر اپنے لیڈروں کی 'آزادی' پر آنچ نہ آنے دی!

اس کے بعد ایک سوال باقی تھا۔ آخر ہمیں پتہ کیسے چلے کہ 'آزادی' حاصل ہو چکی؟ ہم اس طرح کیسے یقین کر لیں، اس بات کی کوئی نشانی ہونی چاہیے۔ یہ جاننا ہمارا انسانی حق مانا گیا۔ واقعی پتہ چلنا چاہیے کہ آزادی کے حصول ایسا عظیم الشان واقعہ اِس قوم کے حق میں پیش آچکا ہے۔ آخر آپ نے اس کی قیمت دی ہے رسید تو ملنی چاہیے۔ کیوں نہیں، اس کے بدلے میں آپ ووٹ ڈال سکتے ہیں۔ آزادی کی اِس سے بڑی علامت کیا ہو سکتی ہے! **ایک آزاد قوم کی اِس کے علاوہ کیا نشانی ہے! اس کے سر پر سینگ تو نہیں ہوتے وہ ووٹ ہی تو ڈالتی ہے! آپ بھی بار بار ووٹ ڈالئے۔ کوئی مغربی قوم انتخابی ٹرم کے دوران اگر ایک بار ووٹ ڈالتی ہے تو آپ دو بار ڈالئے۔** کچھ طبیعت اکتا جائے تو درمیان میں ریفرنڈم کروائیے۔ اپنی پسند کے جس امیدوار کو دل چاہے اور جتنی دیر تک چاہے کندھے پر اٹھا کر پھریئے جی بھر جائے تو پٹخ دیجئے۔ بار بار 'کندھے' بدلئے۔ اسلام پسندوں کے لئے بس ایک غیر مرئی چھلنی لگی ہے لہٰذا اِن پر ووٹ ضائع مت کیجئے البتہ جو 'اسکیننگ' سے گزر جائیں ان میں سے جس کا پسند ہو انتخاب فرمایئے۔ دیواروں اور شاہراہوں پر اشتہار کی کوئی جگہ نہ چھوڑیئے۔ **شوق سے جتنا جی چاہے شور اٹھایئے۔ اودھم مچایئے۔ یہ آپ کا اپنا ملک ہے آپ نے قربانیوں سے لیا ہے۔ اس میں 'آزادی' کے اپنے سب ارمان پورے کیجئے۔ انتخابی سیاست سے کبھی دل تنگ ہی آجائے اور مارشل لاء کو آپ کا اپنا ہی جی چاہے تو اس کا بھی بندوبست ہے!**

(ہمارے کتابچہ ''اپنی جمہوریت، یہ تو دنیا نہ آخرت'' سے اقتباس)